بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حَامِدًا وَّ مُصَلِّيًا وَّ مُسَلِّمًا!

بعض عصری تعلیم یافتہ لوگوں کی خطرناک ذہنیت

بعض جدید تعلیم پانے والوں کا کہنا ہے کہ کفار نے جب دین چھوڑا تو وہ ترقی یافتہ ہو گئے۔ مسلمان چونکہ دین کے پابند ہیں اس لئے پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ ہیں۔ کفار نے معاشرہ میں بہت ترقی کی۔ ہوائی جہاز، ریل کار، بڑی بسیں، موٹر کار، الیکٹرونکس، کمپیوٹر، موبائل، اسلحہ کے مختلف ہتھیار بنائے، چاند پر پہنچ گئے وغیرہ، وغیرہ۔

جواب: ترقی اور کامیابی، اسی طرح ترقی یافتہ اور کامیاب کے دو معنی ہیں۔

1 صحیح معنی 2 غلط معنی

ترقی یافتہ کا صحیح معنی ترقی اور کامیابی کا صحیح معنی یہ ہے کہ جو مخلوق جس کام اور جس مقصد کے لئے پیدا ہوئی ہے، اس میں لگی رہے اور وہ مقصد اس سے حاصل ہوتا رہے۔ جو مخلوق ایسی ہو وہی ترقی یافتہ اور کامیاب ہے۔ اور اگر اس کام میں نہیں لگتی اور وہ مقصد اس سے حاصل نہیں ہوتا جس کے لئے وہ پیدا کی گئی تھی تو اس کا نام غیر ترقی یافتہ اور ناکام ہے۔

دنیا میں دو قسم کی مخلوقات ہیں۔ 1 انسان 2 دیگر مخلوقات جو انسان کی نفع رسانی کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ مثلاً سورج یا چاند، بادل یا ہوا، حیوانات ہوں یا نباتات، ماکولات ہوں یا مشروبات وغیرہ۔ یہ سارے کے سارے انسان کی نفع رسانی کے لئے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ان دونوں اقسام میں اصل مخلوق تو انسان ہیں اور دیگر مخلوقات انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں۔

انسان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں انسان کو دنیا میں لایا ہوں۔ اسے پلٹ کر واپس میرے پاس ہی آنا ہے۔ اس آنے جانے کے درمیانی عرصے میں دنیا میں اس کو جتنی ضروریات درپیش ہیں کھانے پینے کی، دن رات کی، ملبوسات اور رہائش وغیرہ کی، موت تک ساری کی ساری میں نے پیدا کی ہیں صرف اس انسان کے نفع کے لیے۔ اس سے ایک ہی مطالبہ ہے کہ میرے ساتھ تعلق بنالے۔ یعنی عقیدہ اور عمل میں جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بتایا ہے اس پر چل پڑے۔ قرآنی فیصلہ ہے **ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**

یعنی: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ (سورۃ الذّٰریٰت: آیت 56)

انسان کے سوا دیگر مخلوقات کی پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ تمام مخلوقات انسان کی نفع رسانی کے لیے پیدا کی گئی ہیں اور جیسا کہ بیان ہوا کہ ترقی اور کامیابی نیز ترقی یافتہ اور کامیاب کا یہی معنی ہے کہ جو مخلوق جس مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے وہ اسی میں لگی رہے تو کامیاب اور ترقی یافتہ ہے مثلاً گائے دودھ دینے کے لیے، مرغی انڈا دینے کے لیے، کتا رات کو چوکیداری کے لیے، بلی چوہے پکڑنے کے لیے، درخت فصل دینے کے لیے، گدھا وزن اٹھانے کے لیے وغیرہ وغیرہ اب جو اپنے کام میں لگا رہے گا وہی کامیاب ٹھہرے گا اور اگر جس کام کے لیے پیدا ہوا تھا وہ کام اس سے نہیں ہوتا تو اس کا نام ناکام اور غیر ترقی یافتہ ہے۔ مثلاً گائے دودھ دے رہی ہے، مرغی انڈا دی رہی ہے، کتا پہرہ دے رہا ہے، درخت پھل دے رہا ہے تو بہت کامیاب اور ترقی یافتہ ہے اور اسے کامیاب کا اعزاز ملتا ہے اور خدمت کی جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ سب اپنا کام چھوڑ دیں تو اعزاز تو درکنار وہی گائے مرغی وغیرہ ذبح کر دی جائیں گی۔ اسی طرح کتا، بلی، درخت وغیرہ جب اس مقصد کے نہ رہیں جس کے لیے پیدا کیے گئے تھے تو اُن کا انجام خراب اور درہم برہم ہو جائے گا۔

اسی طرح انسان ہے انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تعلق کے لیے پیدا کیا اور باقی سب مخلوق اس کے نفع کے لیے پیدا فرمائی۔ اب اگر یہ انسان اپنے مقصد تخلیق میں لگا ہوا ہو یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے احکام پر عمل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع وغیرہ، تو یہی انسان ترقی یافتہ اور کامیاب ہے۔ اس کے لیے دنیا میں بھی اطمینان وسکون کے ساتھ معزز زندگی ہوگی اور اس سے بڑھ کر جو اصل مقصود ہے یعنی موت کے بعد کی زندگی، جب اللہ تعالیٰ کی طرف واپسی ہوگی تو اعزاز در اعزاز و اکرام در اکرام کے ساتھ لامتناہی انعامات اس کو ملیں گے۔ قبر بھی جنت کا باغ، میدان حشر بھی آسان، لامتناہی جنت کا تو کیا پوچھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مقصد میں کامیاب بنا دیں آمین۔

اور اگر یہی انسان اپنے مقصد تخلیق یعنی جس کے لیے پیدا ہوا تھا اس کام کو پورا نہیں کرتا تو اس کا نام غیر ترقی یافتہ اور ناکام ہے کہ یہ اپنے خالق، مالک، رازق سے باغی و سرکش ہوا اور ڈیوٹی سے نافرمان ہو گیا۔ پس ایسے ناکام کا انجام وہی ہوگا جو مثلاً گائے اگر دودھ دینا بند کر دے، مرغی انڈے نہ دے، کتا چوکیداری چھوڑ دے، گدھا وزن نہ اُٹھائے، درخت فصل نہ دے تو ان کا سب اعزاز و خدمت ایک طرف رکھ کر ذبح کیا جائے گا، چھری کلہاڑی وغیرہ سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا یا کسی طرح سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ انسان بھی جب نافرمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سخت سزا دیتا ہے آخرت میں تو ضرور ہوگی کبھی کبھار یہ سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ پہلی نافرمان قومیں کچھ پانی میں غرق کی گئیں، بعض زمین میں دھنسا دی گئیں، بعض کو ہوا نے اُٹھا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پٹخ دیا۔ بعض بندر، بعض خنزیر بنا دی گئیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ اِن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ان کی ہر ضرورت کو پورا کیا، انہیں واپس اللہ کے پاس ہی جانا تھا لیکن انہوں نے اپنے خالق اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیا تھا اور وہ کام نہ کیا جس کے لیے پیدا ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس مقصد کے لیے تخلیق فرمایا اسی کو پورا کرنے کی توفیق، ہمت اور عمل نصیب کرے۔ آمین ترقی یافتہ کا صحیح معنی تو یہی ہے جو مذکور ہوا۔

ترقی یافتہ کا غلط معنی جو عصری تعلیم یافتہ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے وہ یہ ہے کہ کفار ترقی یافتہ ہیں کیونکہ انہوں نے معاشرے کی ضروریات اور سہولتوں میں ترقی کر رکھی ہے۔ مثلاً ہوائی جہاز وغیرہ سفر کی مشینیں بنائی ہیں۔ ریڈیو، موبائل، کمپیوٹر وغیرہ بنائے ہیں حتی کہ چاند تک پہنچ گئے وغیرہ وغیرہ اور انہی معاشرتی سہولتوں وغیرہ میں مسلمان پسماندہ اور کفار کے محتاج ہیں اور کفار دین کی پابندی چھوڑ کر ترقی پا گئے ہیں گویا ترقی کا مطلب اور معنی بس یہ ہے کہ معاشرے کی سہولتیں اسی سے پوری ہوں۔ اور سہولتیں کفار کے پاس ہیں تو وہ ترقی یافتہ اور مسلمان کے پاس نہیں ہیں یا کم ہیں تو وہ پس ماندہ۔

اس کا جواب معاشرے کی ضروریات وسہولیات کا پورا ہونا انسانی ترقی کا مدار نہیں۔ کیونکہ بعض ضرورتیں تو ایسی بھی ہیں جو حیوانات سے پوری ہوتی ہیں اور انسان ان ضرورتوں میں ان کے محتاج ہیں تو کیا یہ حیوان اب ترقی یافتہ بن جائیں گے اور انسان ان کے مقابلے میں پس ماندہ کہلائے گا؟ مثلاً مرغی انڈے دے سکتی ہے جو ایک معاشرے کی ضرورت ہے جبکہ انسان انڈے نہیں دے سکتا تو کیا پس ماندہ ہو گیا؟ گائے دودھ دیتی ہے انسان دودھ نہیں دے سکتا، گدھا وزن اُٹھاتا ہے اتنا بوجھ ہم نہیں اٹھا سکتے، درخت پھل میوے دیتا ہے انسان نہیں دے سکتا۔ بلی چوہے پکڑ سکتی ہے انسان نہیں پکڑ سکتا۔ یہ سارے کام معاشرے کی ضرورتیں اور سہولیات ہیں جو ان کم تر مخلوقات سے پوری ہوتی ہیں انسان ان کا محتاج ہوتا ہے اب انسان ان کے مقابلے میں پس ماندہ کہلائے گا اور یہ حیوانات ترقی یافتہ کا لقب پائیں؟ یہ کیا عقل ہے؟

اگر یہ ضابطہ بنالیا کہ معاشرتی ضروریات میں ترقی پانا ہی ترقی یافتہ ہونے کا مدار اور معیار ہے تو پھر کم تر اور کمزور مخلوق کو ترقی کے مقام پر بٹھانا پڑے گا اور معزز و مکرم مخلوق کا رتبہ کم کرنا ہوگا۔ ملک کے حکمران کی مثال ہی لے لیں کہ دنیا کی نظر میں کتنا معزز ہے لیکن انڈے نہیں دے سکتا نہ دودھ دے سکتا ہے اور نہ چوکیداری وغیرہ کر سکتا ہے تو اب کیا وہ ان حیوانات کے مقابلے میں پس ماندہ ہے جو یہ ضروریات پوری کرتے ہیں؟ دھوبی کپڑے صاف کر سکتا ہے، باورچی سالن پکا سکتا ہے، درزی کپڑے بنا سکتا ہے جبکہ بہت سے معزز لوگ یہ کام نہیں کر سکتے۔ اب کیا یہ پیشہ ور لوگ محض اس وجہ سے کہ معاشرے کی ضرورت پوری کرتے ہیں ترقی یافتہ کہلائیں گے اور باقی سب کو پس ماندہ کہا جائے گا؟ یہ کیسی عقل ہے یہ کیا ذہنیت ہے؟ یہ فیصلہ کیا ہی بے وقوفی کا فیصلہ ہے۔ ترقی یافتہ کا مطلب صرف معاشرتی سہولیات کی ترقی بتانا نہایت غلط معنی ہے۔ ترقی اور کامیابی کا درست معنی وہی ہے جو اوپر ذکر ہوا۔ **اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ نصیب کرے اور اس کے مطابق عمل کی توفیق دے آمین**

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ
کے خلیفۂ مجاز
بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ
خادم
خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ
اور
مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ
نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان
رابطہ نمبر: 0302-3807299 0333-3807299
ویب سائٹ: WWW.MUHIBULLAH.COM